REGD. No. L5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۹ ہجرت ۱۳۳۷ ہش ۲۹ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۲۷ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

دائیں گھٹنے میں نقرس کی تکلیف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ میں یوم خلافت کی مبارک تقریب مسجد مبارک میں عظیم الشان جلسہ

خلافت کی اہمیت اور اس کی آسمانی برکات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ میں مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۸ء بروز سہ شنبہ "یوم خلافت" کی مبارک تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز صبح سات بجے وکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں شمع خلافت کے پروانے دلی ذوق و شوق کے ساتھ بہت بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔ علماء سلسلہ نے اپنی ایمان افروز تقاریر میں خلافت احمدیہ کے آسمانی نظام اس کی اہمیت اور عظیم الشان برکات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی ــ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو حافظ محمد یوسف صاحب نے کی بعد ازاں مسعود عمر صاحب نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی نظم "خطاب بہ اہل پیغام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے خلافت احمدیہ کے ثبوت پر روشنی ڈالی۔ نیز خلیفۃ المسیح اور انجمن کے اختیارات کی نوعیت واضح کرنے کے بعد انجمن پر خلیفۃ المسیح کی بالادستی کو احسن پیرائے میں بیان کیا۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "اسلام میں نظام خلافت اور اس کی برکات" کے موضوع پر ایک مبسوط اور ایمان افروز تقریر کی۔ جس میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ نبی کے ذریعہ جو برکات حاصل ہوتی ہیں۔ خلافت انہی برکات کو جاری رکھنے اور نسلاً بعد نسلٍ ان برکات کے سلسلہ کو قائم رکھنے کا ایک آسمانی ذریعہ ہے۔ کیونکہ خلیفہ نبی کے ہی کام کو جاری رکھتا۔ اور اس کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہونچاتا ہے۔ آپ نے خلافت کے ساتھ قلبی وابستگی اور محبت کے رنگ میں کامل اطاعت کی اہمیت کو بھی نہایت عمدہ رنگ میں واضح فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے خلافت سے متعلق بعض اہم امور پر روشنی ڈالی۔ اور اس امر کو کھول کر بیان کیا کہ دراصل خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور خلیفہ کے تقرر کے بعد لوگوں کو اس کے عزل کا قطعاً کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعض رؤیا و کشوف بیان کرکے ان کے پورا ہونے کی بعض نہایت ایمان افروز تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ اور اس امر کو واضح کیا کہ آپ کے وجود باجود میں اللہ تعالےٰ نے اپنی فیوض و برکات کو جاری فرمایا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس نے نازل کیں آپ کے یہ رؤیا و کشوف آپ کے تعلق باللہ اور موعودہ آسمانی خلافت کی زبردست دلیل ہیں۔ بعد ازاں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ نے منکرین خلافت کے مقصدوں اور اس کے بالمقابل خلافت احمدیہ کی اہمیت اور اس کے مقام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اعلانات پر تقریر کی۔ آپ نے جب منکرین خلافت کی سرگرمیوں کی مذمت اور خلافت احمدیہ کے ارفع مقام کی شان پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خطبات اور تقاریر کے ضروری حصے پڑھ کر سنائے۔ تو سامعین پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا شمس صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے دم ۲ "یوم خلافت" کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور الوصیۃ کے بعض اقتباسات پیش کرکے ثابت کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور واضح الفاظ میں اپنے بعد نظام خلافت کے قیام اور اس کے اجراء کی خبر دی ہے۔ بعد ازاں اجتماعی دعا پر یہ بابرکت جلسہ بخیر اختتام پذیر ہوا۔

دوران جلسہ میں جب مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی معرکۃ الآراء نظم "تحریکات دعائے خاص" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تو تمام جلسہ پر اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا ایک خاص رنگ طاری ہوگیا۔ اور تمام حاضرین سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے زیرلب نہایت عاجزی سے دعائیں کرتے رہے۔ علاوہ ازیں حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ نے محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ؛ (مفصل آئندہ)

درخواست دعا

ربوہ ۲۸ مئی۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی طبیعت اعصابی تکلیف کے باعث گذشتہ ایک ماہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ محترمہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں احباب دونوں کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۸ء

سیاست کا کھیل

روزنامہ "آفاق" لاہور "مولانا مودودی اور بڑی زمینداریاں" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"مولانا مودودی صاحب کا یہ موقف تھا کہ اسلام نجی ملکیتوں کو جبراً حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ سوائے ایسی ملکیتوں کے جو ناجائز طور پر حاصل کی گئی ہوں۔ مولانا مودودی کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ اگر حکومت (عوام کے نمائندہ ادارے کی حیثیت سے) کسی کی نجی ملکیت حاصل کرنا چاہے تو اسے پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ متعلقہ ملکیت کسی ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی تھی۔ جو ملکیتیں کئی کئی پشتوں سے کسی خاندان کے قبضہ میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض خاندانوں نے معاوضہ دیگر کسی اور خاندان سے حاصل کی ہوں۔ اور یہ معلوم نہیں کہ اس کے آباؤ اجداد نے وہ ملکیت کس طرح حاصل کی تھی۔ اب ہر ملکیت کی پوری تاریخ مرتب کرنا اور صدیوں پرانے زمانہ کے واقعات کے متعلق ثبوت اور شہادتیں بہم پہنچانا ایک ناممکن العمل بات ہے۔ اس لئے عام طور پر مولانا مودودی کے اس نا معقول کا یہی مطلب سمجھا گیا تھا۔ کہ وہ اور ان کی جماعت بڑی زمینداریوں کے نہ صرف حامی ہیں۔ بلکہ ان کی حمایت میں غلو اور انتہا پسندی سے کام لے رہے ہیں .... مولانا مودودی نے دعا کہ یہ کہلے کہ انہوں نے اپنے طور پر بڑی زمینداریوں کے متعلق جو تحقیقات کی ہے۔ اس سے انہیں یہ معلوم ہوا ہے کہ سب سے بڑی زمینداریاں ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی تھیں یہ نام نہاد یک طرفہ تحقیقات بڑی مضحکہ خیز ہے .... مولانا مودودی ایک اعلیٰ پایہ کے عالم و مفکر ہیں۔ لیکن ان کے انداز فکر و نظر میں یہ بنیادی خامی ہے کہ وہ عملی حالات کے تقاضوں کو پوری طرح محسوس نہیں کرتے اور اپنی رائے کو کچھ اس طرح پیش کرتے ہیں۔ جیسے وہ اسلام میں حرف آخر ہے جس سے نہ صرف ان کے لئے تغیر پذیر عملی حالات کے تقاضوں کا ساتھ دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ فکر و نظر کے ارتقاء کو خود ساختہ حدود میں مقید کر دیتے ہیں۔ اب وہ مجرد فکر و نظر کی دنیا سے نکل کر عملی مسائل و معاملات کے میدان میں اتر رہے ہیں۔ اور یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ وہ حقیقت پسندی سے گریز نہیں کر سکیں گے۔ بڑی زمینداریوں کے متعلق ان کا نیا موقف اس رجحان کا پیش خیمہ قرار دیا جا سکتا ہے۔"

(آفاق لاہور ۲۱ مئی)

آفاق نے آخر میں جو رائے ظاہر کی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ سیاسی کھیل ہی کچھ ایسا ہے۔ کہ اس میں "مرغ باد نما" بننا ہی پڑتا ہے۔ مودودی صاحب انشاء اللہ آپ کی نصیحت پر حرف بہ حرف عمل کریں گے باقی رہا اسلام تو اسلام مودودی صاحب کے نزدیک "موم کی ناک" ہے جس طرف چاہو اسے گھما لو بلکہ بالکل ہٹانا چاہو تو ایسا بھی ہو سکتا ہے صرف پروپیگنڈا کئے جاؤ کہ "یہ رہی ناک" اور بس۔

اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب "رائے عامہ" کے شروع سے ہی بڑے دلدادہ ہیں۔ آپ اس کے حصول کے لئے کمیونسٹوں اور احراریوں کا تتمہ بننے کی حد تک بھی چلے گئے ہیں۔ شاید یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں رائے دہندگی کے معیار کے متعلق آپ نے کہا تھا کہ تعلیم معیار نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ آپ کا کہنا تھا کہ تعلیم یافتہ طبقہ ہی ملک میں تباہی کا باعث ہو رہا ہے۔ اس وقت آپ کا خیال تھا کہ اس طرح بڑے بڑے زمیندار جو عموماً ناخواندہ ہوتے ہیں۔ اور ناخواندوں پر اثر بھی رکھتے ہیں۔ آپ سے عقیدت کا رشتہ استوار کر لیں گے۔ اس لئے آپ نے پہلے بھی زمینداریوں پر جائز و ناجائز کی قدغن لگائی تھی۔ مگر حالیہ تجربہ سے انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ "نیم خواندہ" "شہری ناخواندوں" سے بہر حال آپ کے جال میں جلد پھنس سکتے ہیں۔ اس لئے آپ نے تھوڑی تھوڑی تصویریں "بڑی زمینداریوں کے متعلق تحقیقات" کر ڈالی ہے۔ اور اپنا فیصلہ صادر فرما دیا ہے۔ حالانکہ اسلام کسی صورت میں ایسی کسی تحقیقات کا حامی نہیں۔

ہمیں صرف یہ خواہش ہے کہ مودودی صاحب اگر سیاست کا کھیل کھیلنا ہی چاہتے ہیں۔ تو باقی سیاسی لیڈروں کی طرح کھیل کر کھیلیں۔ اور بیچارے اسلام کو سیاست کی "بازی گاہ" بنانے سے باز آئیں۔ لیکن ہمیں توقع نہیں کہ وہ ایسا کریں گے کیونکہ سیاسی کھیل تو ہے ہی یہ کہ جس چیز سے فائدہ اٹھا سکتے ہو اسے "نشست" بناؤ خواہ اسلام ہی کیوں نہ ہو۔

روس اور اسلام

ایک معاصر نے اپنے سٹاف رپورٹر کے قلم سے "ترکستان میں روسی یلغار کی ہولناک داستان" کے زیر عنوان ایک عبرتناک اور فاضلانہ مقالہ شائع کیا ہے جس میں وہ رقمطراز ہے:۔

"گذشتہ چند سال سے روس کی طرف سے یہ پروپیگنڈا عام ہو گیا ہے۔ کہ سوویٹ یونین میں عموماً اور ترکستان میں خصوصاً مذہبی آزادی کا دور دورہ ہے۔ اور مذہبی رسوم کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں۔ یہ پروپیگنڈا نہ صرف روس کے زر خرید علماء کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ بلکہ ۱۹۵۵ء کے دوران میں خرد شیف۔ محمد خرت (سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے سیکرٹری جو خود بھی ترکستانی ہیں) اور ترکستان کے سرخ مفتی کے بیانات بھی مختلف اخبارات میں اسی نام نہاد مذہبی آزادی کے بارے میں شائع ہو چکے ہیں۔ خرد شیف نے کشمیر میں اسی آزادی کی رٹ لگائی۔ اور سرخ مفتی نے لیبیا میں طرابلس کے ایک اخبار "الرعید" میں اپنا بیان شائع کروایا لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔"

(نوائے وقت ۲۱ مئی)

یہ بالکل صحیح بات ہے کہ یہ صرف دکھاوا ہی دکھاوا ہے اس میں ذرا بھی حقیقت نہیں۔ اشتراکیت کا بنیادی اصول ہی متقاضی ہے کہ مذہب کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ لیکن کچھ عرصہ سے روس نے جو مذہب کی آزادی کا پروپیگنڈا شروع کیا ہے۔ اس سے ایک بات ضرور واضح ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روس کے سربراہوں کو تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ دنیا میں مذہب کا ابھی تک اتنا اثر ہے۔ کہ اس کی آزادی کے نام سے دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ اس پروپیگنڈا کا روسی بڑوں کی توقعات کے خلاف بھی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ بلکہ اس کا بہت امکان ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت زیادہ دیر تک دبائی نہیں جا سکتی۔ اور کوئی بہتر سے بہتر مادی اصول بھی نوک شمشیر ہمیشہ تک چلایا نہیں جا سکتا۔ اس سے ان لوگوں کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ جو روحانی اصولوں کو نوک شمشیر قائم کرنے کے حامی ہیں۔

ایک خبر

"دیانا کی خبر ہے کہ پولینڈ میں کمیونسٹ پارٹی کے تقریباً چودہ ہزار ارکان چوری غبن اور بلیک مارکیٹنگ میں ملوث پائے گئے۔ ان میں سے تقریباً چھ ہزار ارکان کے خلاف کارروائی عمل میں لا کر انہیں پارٹی سے خارج کیا جا چکا ہے۔ اسی قسم کے جرائم کا ارتکاب چیکوسلواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان نے بھی کیا ہے ایک کمیونسٹ اخبار نے اس سلسلہ میں لکھا ہے۔ کہ پارٹی کے ارکان میں چوری کی عادت بہت عام ہو گئی ہے۔ بالخصوص اجتماعی فارموں سے غلہ اور چارہ وغیرہ اور گوداموں سے لکڑی اور سامان تعمیر وغیرہ کافی مقدار میں چوری ہو رہا ہے۔"

(تسنیم ۲۲ مئی ۱۹۵۸ء)

اس سے ظاہر ہے کہ انسانی فطرت سے ذاتی ملکیت کا جذبہ کسی دباؤ سے مٹایا نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ اشتراکیت کی بنا ہی دوسروں کی محنت کی کمائی چھین لینے پر رکھی گئی ہے انفرادی چوری اور اجتماعی ڈاکہ میں کوئی اخلاقی فرق نہیں۔

اس کے برخلاف اسلام ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس میں زیادہ کمانے والا فرد اپنی خوشی سے اپنا تمام زائد مال قومی مفاد کے لئے دے دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا "نظام وصیت" اسی قسم کا معاشرہ پیدا کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ایک حیرت انگیز پیشگوئی

صداقتِ احمدیّت پر ایک زندہ اور ابدی برہان

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

(۲)

جماعت اسلامی

جماعت اسلامی اگرچہ ابتدا میں بظاہر احرار کی ہنگامہ آرائیوں سے کنارہ کش تھی۔ مگر جب "تحریک ختم پاکستان" کی کامیابی انہیں یقینی نظر آنے لگی تو یہ جانتے بوجھتے کہ "یہ لوگ مسلمانوں کی جان و مال کو اپنی اغراض کے جوئے کے داؤ پر لگا دینا چاہتے تھے۔ اور خدا اور رسول کے نام سے مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کرنے پر تلے ہوئے تھے۔" (تسنیم جولائی ۱۹۵۵ء) بڑے ایک نہایت "صالحانہ انداز" میں "میدانِ جہاد" میں اتر آئے۔

"جماعت اسلامی" اپنے اس اقدام پر بے حد نازاں تھی اور یہ یقین رکھتی تھی کہ ایوان سیاست تک پہنچنے کے دیرینہ خوابوں کے شرمندۂ تعبیر ہونے کا مرحلہ قریب سے قریب تر آگیا ہے۔ مگر قدرت اس سادہ لوحی پر مسکرا رہی تھی۔ چنانچہ جب تند و تیز آندھیاں ختم ہوئیں تو وہ یہ نظارہ دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئی کہ حریف کا تو بال بھی بیکا نہیں ہوا اور حلیف اس سے بُری طرح الجھ پڑے ہیں۔ یہ صورت حال اہل بصیرت کے لئے تو عبرت کا پیغام ثابت ہوئی مگر جماعت اسلامی کے سربراہوں نے نہایت متکبرانہ انداز میں یہ نعرہ بلند کر دیا کہ:-

"جماعت اسلامی ان تمام غیر اسلامی اور غیر آئینی سرگرمیوں سے قطعی طور پر علیحدہ رہی ہے۔ چنانچہ جوشیلے طریقِ کار کی ناکامی کے بعد اب مسئلہ کو صحیح طریقے سے حل کرنے کے لئے یہی ایک طاقت باقی ہے اور اب کام کرنے کا چانس اسی کے لئے ہے۔"

(چراغ راہ قادیانی اقلیت نمبر مارچ ۱۹۵۴ء)

ملک کا سنجیدہ و متین طبقہ جو پہلے "عناصر" سے نالاں تھا۔ "جماعت اسلامی" کا یہ نعرہ سن کر نہایت بے تابی سے انتظار کرنے لگا کہ صالحین کے کیمپ سے اس مسئلے کا صحیح حل کیا تجویز کیا جاتا ہے؟ لیکن وہ یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گیا کہ "جماعت اسلامی" کے بعض ترجمان "المنیر" وغیرہ جماعت احمدیہ کی ہمنوائی میں ببانگ دہل "آل پارٹیز کنونشن" میں شریک سبھی جماعتوں کو للکار رہے ہیں۔ کہ:-

"بلاشبہ ہم نے متعدد مراحل پر اتحادِ امت کے تصور کو پیش کیا۔ اور سب سے زیادہ قادیانیوں کے خلاف مناظرہ کے سٹیج سے ڈائریکٹ ایکشن کے ویرانے تک ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام کے تمام فرقے یک جان ہیں۔ لیکن کیا حقیقتاً ایسا تھا۔ کیا حالات کی شدید سے شدید تر نامساعدت کے باوجود ہماری تلوارِ تکفیر نیام میں داخل ہوئی؟ اگر ان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تو بتائیے اس سوال کا کیا جواب ہے کہ... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے کافر ہیں اور ہر ایک دوسرے کو جہنمی کہتا ہے۔ تو لامحالہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو سب کو کفر اور جہنم سے نکال کر اسلام اور جنت کا یقین دلا سکے۔"

(المنیر ۹ رمارچ ۱۹۵۶ء)

مگر اس اشک شوئی سے جماعت اسلامی تحریک احمدیت کے خلاف چیلنج دے کر خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی سے بچ نہیں سکی۔ اور ان دنوں بحران کا شکار ہو چکی ہے۔ اس کے قریباً سبھی قدیم رفقاء جن میں ملک محمد سعید صاحب سابق امیر پنجاب، مولانا محمد باقر امیر جماعت اسلامی، مولانا محمد ارشاد، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا عبدالمجید، مولانا سلطان محمد اور مولانا امین احسن اصلاحی کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے بالکل الگ ہو چکے ہیں۔ اور مستقبل کے دھندلکوں سے آئندہ حالات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ:-

"سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی، مولانا ابوالکلام آزاد کے مقام دعوت و عزیمت سے نیچے گرنے کے بعد فوراً اٹھے ..... لیکن اب جبکہ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اپنے قول و عمل سے اس فلسفے اور اس دعوت کو خود ہی غلط ثابت کر رہے ہیں جس کے گرد انہوں نے ایک جمعیت کو اکٹھا کیا تھا۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق ایک ایسی جماعت کو مبعوث نہ فرمائے جو ازسرِنو اس مقصدِ عزیز کی دعوت دے۔"

(المنیر لائلپور ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء)

سُنانے والے افسانے ہما کے\
کبھی دیکھے بھی ہیں بندے خدا کے\
بھٹکتے پھر رہے ہو سب جہاں میں\
لیا کیا تم نے دلبر کو بھلا کے

پیغامیت

مجلس احرار اور جماعت اسلامی تو حضرت مسیح موعودؑ کو سرے سے اپنی دعوت میں کاذب خیال کرتے ہیں۔ مگر پیغامیت نے "احمدیت" کا لیبل لگا رکھا ہے۔ اس کے لٹریچر سے جو محض بغضِ محمود پر مبنی ہے آتش حسد و عناد کے شرارے بلند ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کے محبوب اور فرستادہ کے مقام نبوت کا انکار کر کے اس کی تنقیص کرنے والا یہ نمائشی ٹولہ محفوظ رہے۔ چنانچہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق اسے پاش پاش کر دیا اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کے علمبرداروں کو تسلیم کرنا پڑا کہ:-

"(پیغامیت کی) تحریک ایک لاش بن کر رہ گئی تھی اور چند آدمی اسے نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔"

(پیغام صلح ۲۴ رفروری ۱۹۵۸ء)

"پیغام صلح نے حال ہی میں یہ انکشاف کیا ہے کہ پیغامیوں کا ایک طبقہ علانیہ یہ کہہ رہا ہے کہ:-

"ہمارا مستقبل ایسی تاریکیوں کے اندر گھرا ہوا ہے کہ ان سے نکلنا اور پہلے کی سی روشن فضاؤں کا پیدا ہونا محال ہے"

اور انہیں یقین ہو چکا ہے کہ یہ لاش جلد تر سپرد خاک ہو جانی چاہیئے۔ اور "اب نیا مجدد ہی آکر اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس میں زندگی کی روح پیدا کرنا ہمارا کام نہیں۔"

(پیغام صلح ۱۵ رجنوری ۱۹۵۸ء)

اس کے برعکس احراریت، مودودیت اور پیغامیت کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مقام و منصب کا تصور پیش کرنے اور اس کی اشاعت کرنے والی جماعت کو خدا تعالیٰ نے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں اتنی زبردست ترقی بخشی ہے کہ ایک عالم دنگ رہ گیا۔ ایک غیر احمدی عالم مولانا سمیع اللہ خان صاحب فاروقی لکھتے ہیں:-

"حکیم صاحب (مراد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ ناقل) کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ خود مرزا صاحب کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نورالدین کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی۔ (جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس زمانہ میں احمدیت سے پیغامیت کا پیوند لگانے کی سازش کا آغاز ہوا تھا۔ ناقل) لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں (جبکہ یہ سازش حضرت محمود کے فولادی ہاتھ سے بے نقاب ہو گئی۔ ناقل) مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطہ تک پہنچ گئی ہے۔" (اظہار حق

اور اس ترقی کا حقیقی پس منظر کیا تھا؟ اس کا جواب مولانا ظفر علی خان کے ۔۔۔ میں یہ ہے کہ :-

مرزا محمود احمد کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔۔۔ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔۔۔۔۔۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دُنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"

(خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

اور حافظ محمد حسن چیمہ آف گجرات اس کی تصدیق ایک دوسرے پیرائے میں یوں کرتے ہیں :-

"ان کے دلوں میں اسلام کے لئے بڑی غیرت ہے وہ محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب پر اس لئے فدا ہیں کہ مرزا صاحب نبی عربی پر فدا تھے"۔

"یہ اسلام کے عظیم الشان سپاہی بڑی بڑی معرکۃ الآراء لڑائیاں لڑیں گے اور اسلام کے غلبہ اور فتح کیلئے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیں گے۔ بلکہ دے رہے ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء)

ان حقائق سے پوری طرح واضح ہے کہ خدائی نوشتہ میں اس وقت اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور سربلندی امام عصر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدانما شخصیت سے وابستہ ہے اور مسلمانان عالم کو جلد یا بدیر بہرحال اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا

کیونکہ :-

"بعض الکتاب سے انسانوں کی زندگی میں انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا اگر ایسا ممکن ہوتا تو بعثت انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم نہ ہوتا۔ حق تعالے الکتاب آسمان سے نازل فرما دیا کرتے اور اسے پڑھ کر یا اس کی تعلیمات پر عمل کر کے انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو جایا کرتی۔۔۔۔۔۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے ۔۔۔ کتاب اور صاحب کتاب (قانون حق اور رسول حق) دونوں کا وجود ضروری ہے" اللہ تعالے (نبی) کی ذات کو چراغ بنا کر مبعوث کرتا ہے تا کہ اس سے دوسرے چراغ روشن ہو سکیں۔ سب جانتے ہیں چراغ چراغ ہی سے روشن ہو سکتا ہے تقریروں، خطبوں، کتابوں، وعظوں، باتوں تجویزوں مجلسوں پوسٹروں اشتہاروں اور ٹریکٹوں سے سب کچھ ہو سکتا ہے مگر چراغ روشن نہیں ہو سکتا"۔

(شرح مثنوی چہ باید کرد

مولفہ پروفیسر یوسف سلیم چشتی

شائع کردہ عشرت پبلشنگ ہاؤس انارکلی

بحوالہ رسالہ خدام الدین

۲۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) پر

ایڈیٹر صاحب "دھرم چکر" کا تبصرہ

ایڈیٹر صاحب "دھرم چکر" (انگریزی) اپنی پندرہ مئی کی اشاعت میں لکھتے ہیں کہ :- "ہم نے ریویو آف ریلیجنز کے ماہ فروری اور مارچ کے دو نمبر دیکھے ہیں۔ ہمارے نزدیک ریویو جو چوہدری مظفر الدین صاحب کی زیر ایڈیٹری نکلتا ہے دلچسپ اور عالمانہ مضامین پر مشتمل ہے۔ ریویو کی کوشش ہے کہ مذاہب میں تفرقہ ڈالنے کی بجائے ان میں ہم آہنگی پیدا کی جائے" "ہر ایک آدمی ولی بن سکتا ہے" اور "اسلام میں عورت کا مقام" دو نمونے کے مضمون ہیں۔ ایڈیٹر صاحب قابل مبارکباد ہیں جن کی زیر نگرانی رسالے کا مقام بلند اور برتر چلا آتا ہے"۔ (مینیجر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

فہرست فدیہ رمضان وغیرہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالے

جو رقوم فدیہ و افطاری وغیرہ کی رمضان کے مہینہ میں اور کچھ اس کے بعد وصول ہوئی تھیں ان کی دو فہرستیں رمضان کے مہینہ میں شائع کر دی گئی تھیں اب ذیل میں تیسری فہرست رقوم فدیہ رمضان وغیرہ کی درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالے ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اپنے غریب بھائیوں کے لئے یہ رقوم بھجوائی تھیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۸/۵/۵۸

(۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ربوہ (افطاری منجانب آنحضرت صلعم) ۱۰-۰-۰

(۲) زینب بیگم صاحبہ بنت " " (افطاری منجانب حضرت مسیح موعودؑ) ۱۰-۰-۰

(۳) حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الاعلیٰ " (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۴) سعیدہ خاتون صاحبہ کراچی (افطاری) ۵-۰-۰

(۵) جہاں آرا بیگم صاحبہ معہ ہمشیرہ صاحبہ خود حیدر آباد " ۱۶-۰-۰

(۶) سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محبوب علی صاحب از طرف شوہر خود (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۷) صوبہ بی بی صاحبہ بیوہ مستری قطب الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ " ۲۰-۰-۰

(۸) ملک سراج دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ " ۱۵-۰-۰

(۹) شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان شہر معہ اہلیہ صاحبہ خود " ۱۰۰-۰-۰

(۱۰) چوہدری شریف احمد صاحب کافیوری کراچی " ۲۰-۰-۰

(۱۱) پیر شبیر عالم صاحب ہیڈ ماسٹر گولیکی ضلع گجرات " ۱۵-۰-۰

(۱۲) ایس جی یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر گوجرانوالہ " ۳۰-۰-۰

(۱۳) " از طرف غلام رحمانی صاحب " ۲۰-۰-۰

(۱۴) " از طرف بیگم صاحبہ یزدانی صاحب (افطاری) ۵-۰-۰

(۱۵) اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالمنان صاحب پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰

(۱۶) اہلیہ صاحبہ چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب قلات بذریعہ ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب " ۳۰-۰-۰

(۱۷) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون حال وارد ربوہ " ۱۵-۰-۰

(۱۸) اہلیہ صاحبہ عبدالماجد صاحب رحمانی سیالکوٹ " ۱۰-۰-۰

(۱۹) مس ممتاز قریشی صاحبہ سیالکوٹ " ۱۰-۰-۰

(۲۰) اہلیہ سردار برکت احمد صاحب مشرقی افریقہ " ۱۵-۰-۰

(۲۱) شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ " ۱۳-۰-۰

(۲۲) بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب الریاض لاہور (افطاری) ۱۰-۰-۰

(۲۳) رسول بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ گوٹھ غلام محمد ضلع تھر پارکر (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۲۴) شیخ محمد عمر محمد بشیر صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان " ۲۰-۰-۰

(۲۵) نور احمد خانصاحب سیکرٹری مال از حلقہ گوالمنڈی لاہور " ۸۰-۰-۰

(۲۶) فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب سیالکوٹ " ۱۰-۰-۰

(۲۷) اہلیہ صاحبہ چوہدری خلیل احمد ناصر مبلغ امریکہ " ۲۵-۰-۰

(۲۸) امۃ الحی صاحبہ امۃ الباری صاحبہ دختران چوہدری شاہنواز صاحب کراچی (افطاری) ۵۰-۰-۰

۲۹ بابو محمد بشیر صاحب پٹرول ڈیلر جھنگ " ۵۰-۰-۰

(۳۰) اہلیہ صاحبہ " " (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰

(۳۱) بابو عبدالکریم صاحب ٹمبر مرچنٹ جہلم بذریعہ مستری عبدالرحیم صاحب " ۱۰۰-۰-۰

(۳۲) بیگم صاحبہ محمد حیات صاحب راولپنڈی بذریعہ محمد حبیب صاحب سیکرٹری مال " ۲۰-۰-۰

(۳۳) شیخ محمود احمد صاحب رائل پارک لاہور " ۱۰-۰-۰

(۳۴) خواجہ عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ " ۵-۰-۰

(۳۵) شیخ محمد حسن صاحب لائلپور ۴۰-۰-۰

(۳۶) نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منٹگمری " ۳۵-۰-۰

(۳۷) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ " ۱۵-۰-۰

(۳۸) مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ " ۱۵-۰-۰

(۳۹) شریف احمد صاحب احمد نگر از ماموں صاحب خود " ۵-۰-۰

(۴۰) زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالمنان صاحب شاہد احمد نگر " ۱۰-۰-۰

(۴۱) غلام محمد صاحب چک ۳۵ سرگودھا (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۴۲) چوہدری محمد دین صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا " ۱۰-۰-۰

(۴۳) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ " ۱۵-۰-۰

خدائے رزاق پر ایمان و یقین

نیک اور اچھے تاجروں کے اوصاف

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل۔ ربوہ)

اگر انسان کو خدائی باتوں اور فیصلہ جات پر ایمان اور یقین ہو تو وہ کبھی بے راہ روی کا طریق اختیار نہیں کر سکتا اور نہ ہی خدا کی قائم کردہ حدود کو توڑ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بار بار تحریر فرمایا ہے، کہ اگر مومن کو یقین ہو جائے کہ میرا ایک قادر خدا ہے جو سب طاقتیں رکھتا ہے اور جو کچھ چاہے کر سکتا ہے تو وہ کبھی گناہ کے قریب نہیں جا سکتا۔ درحقیقت خدائی منہیات کا ارتکاب اسی لئے ہوتا ہے کہ خدا کے وجود پر یقین نہیں ہوتا۔

قرآن کریم میں ہے ان اللّٰہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین (الذاریات ۵۹) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جو بہت رزق دینے والی اور بڑی قوتوں کی مالک ہے۔ اب اگر اس خدائی فیصلہ پر ایمان اور یقین ہو تو حرام کی طرف قدم اٹھ ہی نہیں سکتا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں یہ ایمان اور یقین پیدا کیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ان کی یہ تعریف بیان کرتا ہے فرماتا ہے رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ (سورہ نور ۳۸) کہ وہ ایسے پاکیزہ لوگ ہیں کہ ان کو تجارت اور سودا بیچنا اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز روزہ سے غافل نہیں کرتا وجہ یہ ہے کہ یہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی ...... اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ پس صحابہؓ نے تجارتیں بھی کیں اور اللہ اور رسول کے حکم کو بھی مقدم کیا اور دین و دنیا میں کامیاب ہو گئے۔

سورۃ توبہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ، رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کو بالائے طاق رکھ کر تجارت کرنا خدا کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ فرماتا ہے۔ فتربصوا حتی یاتی اللّٰہ بامرہٖ (توبہ ع ۳) تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے کو ظاہر کر دے اور اللہ تعالیٰ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔ نیز سورہ جمعہ میں فرماتا ہے کہ دین کو چھوڑ کر تجارت کی طرف رغبت ناپسندیدہ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ خدائے خیر الرازقین پر یقین نہیں ہے۔ پس سچا مومن اور نیک تاجر وہ ہے جو خدا کو اپنا رازق قرار دیتا ہے اور آگے تجارت کرتا اللہ کے ذکر اور نماز۔ روزہ سے غافل نہیں کرتا اور کہ تجارت اسے دین کی خدمت اور عبادات سے روک نہیں سکتی۔ نیز سورہ صف میں فرماتا ہے۔ کہ بے شک تجارت میں فوائد ہیں۔ مگر وہ تجارت جو عذاب الیم (دردناک عذاب) سے بچانے والی ہے وہ اللہ اور رسول پر ایمان اور یقین ہے اور (۲) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔ درحقیقت ہمارا خدا بڑا مہربان ہے۔ وہ ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم دنیا کو نہ کماؤ۔ بلکہ وہ تو ان لیس للانسان الا ما سعٰی فرما کر ہدایت دیتا ہے کہ جتنی محنت اور کوشش ہو سکتی ہے کرو۔ مگر اپنے مالک کو مت بھولو۔ جب اس کی طرف سے بلایا جائے تو سب کچھ چھوڑ کر خدا کے حکم پر لبیک کہو اور اس کے حکم کی تعمیل کرو۔ دنعم ما قیل ؎

یکساں زندگی کن کہ باصد عیال
نہ داری بجز ذات آں ذوالجلال

لیکن اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ دین کو چھوڑتا ہے اور تجارت میں سب کچھ سمجھتا ہے اور دین کے کاموں سے الگ ہو کر دنیا میں ہی منہمک اور مشغول رہتا ہے۔ تو وہ اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ اسے مذہب اور دین سے کوئی مس نہیں۔

تجارت اس لحاظ سے کہ انسان اپنے ہاتھ کی محنت سے کماتا ہے بہت اچھا عمل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہٖ و ان ولدہ من کسبہٖ۔ کہ انسان کا بہترین اور پاکیزہ کھانا وہ ہے جو خود کما کر کھاتا ہے اور اس کی اولاد بھی اس کے کسب میں داخل ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۴) اور ایک روایت میں ہے کہ طلب کسب الحلال فریضۃ بعد فریضۃ۔ کہ حلال کمائی کرنا فرض اور ضروریات میں سے ہے۔ نیز رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ ایّ الکسب اطیبُ کہ کونسی کمائی پاکیزہ اور عمدہ ہے قال عمل الرجل بیدہٖ وکلّ بیع مبرور فرمایا۔ انسان کی اپنے ہاتھ کی کمائی اور نیک سودا۔ مبرور سے مراد ایسا سودا اور خرید و فروخت ہے جو کھوٹ اور خیانت سے محفوظ ہو اور شرع شریف میں مقبول ہو۔ یعنی بیع فاسد یا بیع خبیث نہ ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲)

ایک روایت حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یدخل الجنۃ جسدٌ غُذی بالحرام کہ وہ جسم جنت میں داخل نہ ہو گا جس کی حرام سے پرورش کی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ)

ان سب احادیث سے مقصود یہ ہے کہ ایسی تجارت جس میں حرام کی آمیزش ہو وہ خدا و رسول کو پسند نہیں اور اسلام ایسی کمائی کو حرام قرار دیتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسوہ حسنہ ملاحظہ ہو۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو آپ کو خراج دیتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اس کے خراج سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے کچھ کھا لیا۔ غلام نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ چیز میں نے کہاں سے حاصل کی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیا ہے۔ غلام نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں میں نے کہانت کی تھی۔ درحقیقت مجھے کہانت آتی تو نہ تھی۔ میں نے دھوکہ سے اسے بات کہدی تھی تو وہ شخص مجھے ملا اور اس نے یہ چیز مجھے دی۔ جو آپ نے کھائی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کیا اور قے کر کے پیٹ میں سے سب کچھ نکال دیا (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۵)

سبحان اللہ! یہ لوگ کیسے پاکیزہ تھے اور کس اعلےٰ مقام کے تھے کہ جہاں حرام کی آمیزش معلوم ہوتی سو اس سے فوراً اجتناب کرتے۔ اس بارہ میں حضرت حسنؓ ابن علیؓ کی روایت بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ حفظ کیا تھا۔ آپ فرماتے تھے دع ما یریبک الی ما لا یریبک (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲) کہ جو امر شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس امر کو اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔ ظاہر ہے کہ دین کے معاملہ میں اگر شکی امر کو عمل میں لایا جائیگا تو آہستہ آہستہ انسان کلیۃً بے دینی میں داخل ہو جائے گا۔ یہ عجیب بات ہے کہ دنیا کے معاملہ میں سب لوگ احتیاط کرتے ہیں مگر دین میں باوجود رسول کے حکم کے احتیاط نہیں برتی جاتی۔ بھلا اگر کوئی شخص پلاؤ کی ایک دیگ پکائے اور اس کے تیار ہونے پر ایک تولہ پیشاب ڈال دے اور لوگوں کو دعوت دے تو اس دیگ سے کھانے کے لئے کوئی شخص تیار نہیں ہو گا۔ مگر دین کے معاملہ میں یہ احتیاط نہیں برتی جاتی۔

نیک تاجران کے سلسلہ میں حضرت خدیجہؓ کی یہ روایت نہایت درجہ عمدہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں بتایا کہ پہلی امتوں میں سے ایک شخص کے پاس فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لئے آیا۔ اور روح قبض کر کے اس سے پوچھا۔ کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے، اس نے کہا مجھے تو کچھ یاد نہیں، اسے کہا گیا۔ سوچ کر بتاؤ۔ اس نے پھر جواب دیا کہ مجھے اس کے سوا کچھ یاد نہیں کہ دنیا میں لوگوں کے ساتھ جو میں خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا تو ان سے تقاضا میں نیک سلوک کرتا تھا فانظر الموسر واتجاوز عن المعسر کہ میں خوشحال کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست کو معافی دیتا تھا۔ اس پر خدا نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا احق بذا منک تجاوزوا عن عبدی کہ اے بندے جب تو میرے بندوں کو معافی دیتا تھا تو تیری نسبت میں اس معافی دینے کا زیادہ حقدار ہوں اور فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے بندوں سے معافی کا سلوک کیا جائے (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۵)

بیع و شراء میں جو نقص کی صورتیں ہیں ان کے ازالہ کی صورت بھی شریعت نے بتا دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلعم ایک مرتبہ خرید و فروخت کے مقام پر سے گذرے اور فرمایا یا معشر التجار ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ کہ اے تجار کے گروہ خرید و فروخت میں لغویات اور قسموں سے سامنا کرنا پڑتا ہے پس اس کے ازالہ کے لئے تم صدقہ کرو۔ کیونکہ صدقہ سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی دور ہو جاتی ہے۔

حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خرید و فروخت کرنے والے بیع کو قائم رکھنے یا چھوڑنے میں دونوں کا اختیار رکھتے ہیں جب تک جدا نہ ہوں۔ پس اگر دونوں نے سچ بولا اور نیکی اختیار کی ہے اور بیع کے متعلق سب

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات کے معنے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں تحریک وقف جدید کے شاندار نتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قرآن کریم نے مومن کا یہی کام بتایا ہے کہ وہ نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے۔ اور جب کوئی پیچھے رہ جائے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے پھر اور آگے بڑھتا ہے اور جو پیچھے رہ جائے اسے پھر اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح وہ قدم بقدم آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور ساتھ ہی اپنے پیچھے رہ جانے والے بھائیوں کا بھی خیال رکھتا ہے اور ان کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ دنیا میں نیکی ہی نیکی قائم ہو جاتی ہے یہی فاستبقوا الخیرات کے معنے ہیں۔"

جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ نہ صرف خود اس مبارک تقریب میں حصہ لیں بلکہ اپنے پیارے آقا کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی ترغیب دلائیں۔ قائدین مجالس جنہیں خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں ایک اہم ذمہ داری سپرد ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ حضور کی اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں اور مرکز کو اپنی مساعی سے مطلع رکھیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت سنہ ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا۔ کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۵۰۔ ۱۰۰ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا 1/5 وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی 4/5 کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال 1/5 حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال 2/5 اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنے ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم اور پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپیہ ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جمع شدہ وظیفہ ان کے نام ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کیلئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم)

ایک نہایت ضروری اعلان

ربوہ سے باہر جب کوئی موصی وفات پا جاتا ہے تو متوفی کے ورثاء بعض اوقات بغیر اطلاع دئے میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کیلئے یہاں لے آتے ہیں۔ اور اگر بذریعہ تار وغیرہ اطلاع دیتے بھی ہیں تو اس میں کوئی صراحت نہیں ہوتی کہ وہ نعش کو بذریعہ ٹرین لا رہے ہیں یا بذریعہ ٹرک وغیرہ ان دونوں صورتوں میں یعنی اطلاع نہ ہو تو بھی اور اگر اطلاع میں ایسی صراحت نہ ہو تو بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری انتظام کرنے میں بعض مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

لہذا یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھا گیا ہے کہ کسی موصی کے فوت ہو جانے پر اگر اس کی میّت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے ربوہ لانا مقصود ہو تو ورثاء کو چاہیئے کہ فوراً بذریعہ تار اس صراحت کے ساتھ اطلاع دیں کہ فلاں صاحب جن کا وصیت نمبر یہ ہے وفات پا گئے ہیں اُن کی میت بذریعہ ٹرین یا بذریعہ ٹرک فلاں وقت تک ربوہ پہنچ جائے گی یہ صراحت اس لئے ضروری ہے کہ اگر میّت بذریعہ ٹرین لائی جا رہی ہو تو سٹیشن پر ورثاء کی امداد کے لئے مناسب تعداد میں دوست پہنچ سکیں۔

اس سلسلہ میں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ اگر میّت کو ربوہ لانے کا ارادہ ہو تو وفات کے بعد حتی الامکان روانہ ہونے میں غیر ضروری التواء اور تاخیر کرنے سے پرہیز کیا جائے اور میت کو تابوت میں رکھ کر لایا جائے جس میں موسم کے لحاظ سے کافی برف بھی ساتھ ہونی چاہیئے اور کافور وغیرہ بھی کافی مقدار میں اس میں چھڑکا جائے۔ بعض اوقات نعش کو بغیر تابوت کے لایا جاتا ہے اور اس وجہ سے لازماً کافی مقدار میں برف ساتھ نہیں رکھی جا سکتی۔ جس سے نعش میں بُو پیدا ہو جانے کا خصوصاً موسم گرما میں قوی امکان ہوتا ہے۔ اور ایسے واقعات پیش بھی آ چکے ہیں۔ اس بے احتیاطی کے نتیجہ میں ورثاء اور جنازہ پڑھنے اور دفن کرنیوالوں کی تکلیف کے علاوہ ایک رنگ میں میت کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے

تابوت کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عام حالات میں اس کی بیرونی لمبائی 6 1/2 فٹ سے زیادہ اور چوڑائی ۲ فٹ سے زیادہ اور بلندی 1 1/2 فٹ سے زیادہ نہ ہو ورنہ بسا اوقات قبر کی تیاری میں غیر ضروری روک اور تاخیر ہو جاتی ہے —— اس قسم کے اعلانات کو تکرار کے ساتھ شائع کرنا طبعی طور پر مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اسلئے احباب جماعت عموماً اور مقامی عہدیداران خصوصاً غور سے پڑھ لیں۔ اور موقعہ پیش آنے پر ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۵۱۳ میں نعیمہ بیگم زوجہ خورشید احمد خاں قوم شیخ پیشہ خانگی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سکھر ضلع سکھر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد صرف ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ اور دو عدد انگشتریاں طلائی وزنی ۳ ماشہ فی انگشتری اور ایک ہزار مہر جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیورات موجودہ کی قیمت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں اس تمام جائیداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بحق بہشتی مقبرہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔

الامتہ:۔ نعیمہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد احمد دود میڈیکل سروس سرگودھا بلاک نمبر ۱۲

گواہ شد:۔ خورشید احمد خاں بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد منیر خاں مکان نمبر ۹۲ سرگودھا۔ ۲۰/۱۲/۵۶

نمبر ۱۴۸۴۴ میں وزیر محمد ولد کبیر دو مرحوم قوم کشمیری پیشہ معماری عمر تقریباً ۷۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۱ء ساکن کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ متروکہ مکان واقعہ جموں شہر جس کی مالیت -/۵۷۷ روپے کا گورنمنٹ مغربی پاکستان نے کلیم منظور کیا ہے۔ اس کے عوض جو جائیداد مجھے حاصل ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میرا گزارہ مبلغ -/۱۰ روپیہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ بقلم خود وزیر محمد مستری جموں والا معرفت پٹیل دوکاندار اقبال کالونی بکرا پیڑھی کراچی نمبر ۲۔

گواہ شد:۔ ظفر الحسن چوہدری زعیم انصار اللہ

حلقہ روم سوامی کراچی نمبر ۳۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد ڈرائیور کسٹوڈین آفس کراچی ۱۵/۳/۵۸

نمبر ۱۴۸۵۱ میں نذیر احمد خاں ولد محمد اشرف خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال (کلرک نظارت امور عامہ) تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ر مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری آمد ماہوار اس وقت مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ اگر کوئی جائیداد بوقت وفات ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:۔ نذیر احمد خاں بقلم خود ۱۱ مارچ ۱۹۵۸ء

گواہ شد:۔ قاضی عبد الرحمٰن سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۵۸/۳/۱۱

گواہ شد:۔ مسعود احمد سکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ ۵۸/۳/۱۱

نمبر ۱۴۸۷۳ میں نواب بیگم زوجہ محمد شفیع خاں نجیب آباد قوم مسلمان احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۶ E-II ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد قادیان کے محلہ دار الانوار میں ۱۸ مرلہ ۵ سرسائی سفید زمین قطعہ نمبر ۲۱ و ۲۲ موجود تھی جس کا کلیم کراچی شہر میں داخل کر رکھا ہے۔ اس کا جو کچھ معاوضہ ملے گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز جو جائیداد بھی زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد ترکہ میں ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ۔۔۔ ماہوار آمد بطور جیب خرچ کے مبلغ -/۲۰ روپیہ میرے شوہر سے مل رہی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ۲ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ حق مہر اور زیورات میرے پاس کوئی نہیں ہے

الامتہ:۔ نواب بیگم زوجہ محمد شفیع خاں ۹/۶ E-II ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ گواہ شد:۔ محمد شفیع خاں ولد محمد نادر شاہ خاں ۹/۶ E-II ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ گواہ شد:۔ نذیر احمد سکرٹری زکوٰۃ معرفت عثمان و موبائلز لمیٹڈ ویسٹ وہارف کراچی

نمبر ۱۴۸۷۵ میں ملک غلام محمد ولد ملک مہر محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ریٹائرڈ وی و تجارت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ دولتیال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ موجود ہیں۔ ماہوار آمد جنگی انعام مبلغ -/۱۰ روپے ہے اور بذریعہ تجارت وغیرہ فی الحال یکصد روپیہ ماہوار آمد ہے۔ مندرجہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ جو جائیداد زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد غلام محمد (لفٹیننٹ) بقلم خود معرفت بختیار ٹریڈنگ کمپنی فرسٹ فلور فخر و منزل کھوری گارڈن کراچی نمبر ۲

گواہ شد:۔ عبد الحق وڈک۔ نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی ۱۱۲ مارٹن روڈ کراچی۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال کراچی۔

نمبر ۱۴۸۸۰ میں محمد رشید خاں ولد مولوی نذیر احمد خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت دفتر عمر ۲۰ سال ۱۰ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب مغربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد -/۷۹ روپے معہ گرانی الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط والسلام تاریخ یکم اپریل ۱۹۵۸ء۔

العبد:۔ محمد رشید خاں کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی۔

گواہ شد:۔ نذیر احمد خاں بقلم خود کارکن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ سکنہ محلہ دار الصدر (ربوہ ضلع جھنگ)

نمبر ۱۴۸۸۵ میں عبد الرحیم ملک ولد ملک عظیم بخش صاحب قوم ککے زئی ملک پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۳/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد منقولہ -/۱۴۰۰ روپے نقد ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ -/۲۰ روپے پر ہے۔ اس کے علاوہ میرے لڑکوں کی آمد سے نان و نفقہ پورا ہوتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر میں دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ عبد الرحیم معرفت حفیظ الرحمٰن کوئلہ والے ۲/۷۹ گولی مار پیر آباد کراچی

گواہ شد:۔ چوہدری محمد حسین پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال کراچی

نمبر ۱۴۸۹۶ میں شیخ منور احمد ولد مولوی غلام رسول صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جانگر یال ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ -/۱۱۶ روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اور زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:۔ منور احمد کمرہ نمبر ۱۰ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی نمبر ۲

گواہ شد:۔ عبد الحفیظ چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ جنوبی کراچی۔ ۲-۷ اوپانی بلڈنگ اے ایم نمبر ۱ کراچی۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد صدیق موصی سیکرٹری مال حلقہ جنوبی کراچی۔ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی نمبر ۲

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے ۳ رجون ۱۹۵۸ء کے بارہ بجے دن تک مندرجہ ذیل کاموں میں سے کام الف ب ج کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فی صدی شرح نرخ پر مبنی اور کام د کے لئے نئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں

یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکور کے ۱۱½ بجے تک مل سکتے ہیں۔ آمدہ ٹنڈر اسی روز (۳ رجون ۵۸ءکو) ہی ۱۲½ بجے حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر کام	نوعیت کام	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	[illegible]
(ا)	وزیر آباد A.E.N/4 سیکشن میں واقعہ وزیر آباد، سیالکوٹ، نارووال اور گجرات ریلوے سٹیشنوں پر دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ریلوے سپلائی کرنا	۹۰۰/- روپیہ	۱۵ جون ۵۸ء سے ۳۱ دسمبر ۵۸ء تک (ایک لاکھ اینٹ ماہوار)
(ب)	A.E.N/5 لاہور سیکشن میں واقع قلعہ شیخوپورہ روڈ تا ننکانہ ریلوے سٹیشنوں پر دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ریلوے سپلائی کرنا	۹۰۰/- روپیہ	
(ج)	لائل پور A.E.N سیکشن میں لائلپور ریلوے سٹیشن پر دس لاکھ اینٹ بشرط بالا سپلائی کرنا۔	۹۰۰/- روپیہ	〃
(د)	لائلپور A.E.N/5 میں واقع سپلائی زون نمبر ۸ میں بلڈنگ میٹریل (بجز اینٹ) سپلائی کرنا	۵۰۰/- روپیہ	۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء تک

II - صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج ہیں۔ غیر منظور شدہ ٹھیکیدار ۳ جون ۵۸ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں درج کروا سکتے ہیں۔

III - مفصل شرائط و ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

— ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

زر ضمانت جناب ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۳ جون ۵۸ء سے قبل جمع کروا دینا ٹنڈر پیش کرنے والے ٹھیکیداروں کے لئے مفید ہوگا۔

IV ٹھیکیدار صاحبان کو چاہئے کہ وہ فیصدی نرخ میں کامل اعداد درج کریں۔ اور کسور کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ کسور پر مشتمل ٹنڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر — لاہور

حج کے لئے روانگی

امسال خاکسار کے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب اور والدہ صاحبہ حج پر روانہ ہو رہے ہیں اور امپائر ایبڈ نیل نامی جہاز پر سفر کریں گے۔ جو کراچی سے پندرہ جون کو روانہ ہو رہا ہے۔ جو بھی احمدی دوست اس جہاز سے سفر کریں وہ ان سے رابطہ پیدا کریں۔ بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے

([illegible]) عبدالرزاق مجاہد کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان شہر

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے سات جون ۱۹۵۸ء کے ۱۲ بجے دن تک مندرجہ ذیل سپلائی زون کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی نرخ پر مبنی از سر نو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں۔ جو میرے دفتر سے سات جون ۱۹۵۸ء کے ۱۱½ بجے قبل دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں۔

آمدہ ٹنڈر اسی روز یعنی ۷ رجون ۱۹۵۸ء کو ہی ۱۲½ بجے حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	سپلائی زون	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کروانا ہوگا
سپلائی بلڈنگ میٹیریل بجز اینٹ برائے تعمیرات زیر ادارت محکمہ ریلوے از یکم اپریل ۱۹۵۸ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء	A.E.N/1 سپلائی زون نمبر ۱ واقعہ 15 W - اوکاڑہ - دسب ڈویژن A 5 W - قصور	۵۰۰ روپیہ

۴- اس کام کے لئے صرف وہی ٹھیکیدار صاحبان ٹنڈر پیش کریں جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج ہیں۔ دیگر ٹھیکیدار صاحبان ۷ رجون ۵۸ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں درج کروا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

۵- مفصل شروط و ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں۔ کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

زر ضمانت ۷ رجون ۵۸ء سے قبل جناب ڈویژنل پے ماسٹر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کروا دینا ٹنڈر پیش کرنے والے ٹھیکیداروں کے لئے ہی مفید ہوگا۔

ٹھیکیدار صاحبان کو چاہیئے کہ وہ فیصدی نرخ کامل اعداد میں درج کریں اور کسور کو چھوڑ دیں۔ کسور پر مشتمل نرخ زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور

خدائے رزاق پر ایمان و یقین

(بقیہ صفحہ ۵)

عیب و صواب کی باتیں بیان کر دی ہیں تو دونوں کے لئے سودا بابرکت ہوگا اور اگر دونوں نے عیب و صواب کو چھپایا ہے اور جھوٹ سے کام لیا ہے۔ مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا دونوں کے سودے کی برکت مٹا دی جاتی ہے گی۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۶) اور ایک روایت میں ہے کہ "لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ (مشکوٰۃ) کہ پرہیزگاری کے اصول پر جائز نہ ہوگا کہ بیع و شراء کرنیوالا اپنے ساتھی سے اس ڈر سے جدا ہو مبادا وہ بیع کی واپسی کا سوال پیدا کرے۔

مندرجہ بالا بیان سے خدائے رزاق پر ایمان اور یقین اور نیک اور اچھے تاجر کے اوصاف کا پتہ لگتا ہے۔ ہمارے احباب کو بالخصوص تاجر احباب کو چاہیئے کہ وہ رزق کے معاملہ میں خدائے رزاق اور خیر الرازقین پر ایمان اور یقین رکھیں اور اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں جو اچھے اور نیک تاجروں کے ہوتے ہیں اور جنکے نتیجہ میں خدا کی رضامندی اور اسکی جنت ملتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴